روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 9 جولائی 2011ء 6 شعبان 1432 ہجری 9 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 157

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

یسعیاہ نبی (769 تا 693 ق م) نے فرمایا:۔

آسمان کے ستارے اوران کے برج اپنی روشنی نہ دیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہی تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی سے نہ چمکے گا۔

(یسعیاہ باب 13 آیت 10)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اس زندہ خدا کا اس کو پتہ لگ جائے جو نافرمان کو ایک دم میں ہلاک کرسکتا ہے اور جس کی رضا کے نیچے چلنا ایک نقد بہشت ہے اور جس طرح ایک مذہب کے لئے صرف عقلی طور پر اپنی عمدگی دکھلانا کافی نہیں ہے ایسا ہی ایک ظاہری راستباز کے لئے صرف یہ دعویٰ کافی نہیں ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے احکام پر چلتا ہے بلکہ اس کے لئے ایک امتیازی نشان چاہئے جو اس کی راستبازی پر گواہ ہو کیونکہ ایسا دعویٰ تو قریباً ہر ایک کرسکتا ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اور اس کا دامن تمام اقسام فسق وفجور سے پاک ہے مگر ایسے دعوے پر تسلی کیونکر ہو کہ فی الحقیقت ایسا ہی امر واقع ہے۔ اگر کسی میں مادۂ سخاوت ہے تو ناموری کی غرض سے بھی ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی عابد زاہد ہے تو ریاکاری بھی اس کا موجب ہوسکتی ہے اور اگر فسق وفجور سے کوئی بچ گیا ہے تو تہیدستی بھی اس کا باعث ہوسکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے محض لوگوں کے لعن طعن کے خوف سے کوئی پارساطبع بن بیٹھے اور عظمت الٰہی کا کچھ بھی اس کے دل پر اثر نہ ہو۔ پس ظاہر ہے کہ عمدہ چال چلن اگر ہو بھی تاہم حقیقی پاکیزگی پر کامل ثبوت نہیں ہوسکتا شاید درپردہ کوئی اور اعمال ہوں۔ لہٰذا حقیقی راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ کی شہادت ضروری ہے جو عالم الغیب ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں پاک ناپاک کے حالات مشتبہ ہوجاتے ہیں اور امان اٹھ جاتا ہے اس لئے مابہ الامتیاز کی نہایت درجہ ضرورت ہے اور جس مذہب نے راستباز کے لئے کوئی مابہ الامتیاز کا خلعت عطا نہیں فرمایا یقیناً سمجھو کہ وہ مذہب ٹھیک نہیں ہے اور نور سے بالکل خالی ہے۔ خدا کی طرف سے جو کتاب ہو وہ آپ بھی اپنے اندر مابہ الامتیاز رکھتی ہے اور اپنے پیرو کو بھی امتیازی نشان بخشتی ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 61)

موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

''اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃ کے معنی باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں۔ کیونکہ قَامَ عَلَی الْاَمْرِ کے معنی کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں۔ پس یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنی ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے (......) کے نزدیک نماز ہی نہیں۔ کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اُسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اِس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں اُن کی سب نمازیں ہی رَد ہوجاتی ہیں۔ پس ہر (۔) کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اُسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اُس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 1 ص 104)

واقفین نو توجہ فرمائیں

سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو کیلئے ششماہی دوم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ نمبر 17 نصف آخر معہ ترجمہ از حضرت میر اسحٰق صاحب

تاریخ اسلام: دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود صفحہ 103 تا 234

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: کشتی نوح

علمی مسائل: ختم نبوت قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

17 جولائی 2011ء کو اس نصاب کا امتحان ہوگا۔ پرچہ کے حصول کیلئے سیکرٹری صاحب وقف نو سے رابطہ فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

9

افتتاح بیت الہادی، خطاب، طلباء جامعہ جرمنی کی ملاقات، ہدایات اور نصائح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

19 جون 201ء

(قسط دوم آخر)

سوال وجواب

واقفاتِ نو کے مختلف سوالات کے حضور انور نے ازراہ شفقت جوابات ارشاد فرمائے۔

ایک واقفہ نو نے دعا کی درخواست کی اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے ایبی ٹور (ایف ایس سی) مکمل ہونے کے لئے۔ حضور نے فرمایا اللہ فضل کرے اب کوئی سوال کرو۔

ایک واقفہ نو نے اپنے لکھے ہوئے اشعار سنانے کی اجازت مانگی جو پیارے آقا نے ازراہ شفقت عطا کی۔ اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ جو پمفلٹ جماعت کی طرف سے تقسیم ہوتے ہیں، بعض اوقات غیر لوگ انہیں نیچے پھینک دیتے ہیں اور بے ادبی ہوتی ہے اگر تصاویر نہ چھاپی جائیں تو بہتر ہوگا۔ حضور نے فرمایا جہاں اس طرح کی صورتحال ہو میں نے کہا ہے کہ تصاویر نہ چھاپا کریں۔ صرف میسج (Message) دے دیا کریں۔ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی تصویر اس لئے کھنچوائی کہ یورپ کے لوگوں میں ایک قیافہ شناسی ہوتی ہے۔ دیکھ کے پہچان لیتے ہیں۔ تو اس چہرے کو دیکھنے کی وجہ سے پہچان لیں۔ تو ظاہر ہے جب وہ تصویر جائے گی ہر ایک جو دیکھنے والے ہوں گے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اس کا صحیح استعمال نہیں کریں گے اس کے باوجود حضرت مسیح موعود نے تصویر کھنچوائی۔ اگر چھوٹی تصویر حضرت مسیح موعود کی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کچھ لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔ کچھ لوگوں کو صحیح رستہ دکھانے کا ذریعہ بن جائے۔ لیکن بہرحال عموماً تو یہ لوگ ایک وقت تک ہی لٹریچر کو رکھتے ہیں۔ یہاں کی بات کیا کر رہی ہو پاکستان میں لوگ جو احمدی ہیں ان کے گھروں میں بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ رسالے، کتابیں اور تصویریں نیچے پڑی ہوتی ہیں کوڑے کے ڈھیروں میں تو اس لئے یا تو اس کو شریڈ کر دینا چاہئے یا جلا دینا چاہئے۔ لیکن بہرحال اس میسج میں چھوٹی سی تصویر دی جاسکتی ہے۔ یہ دیکھ لو کہ ایسے لوگ ہوں کہ دے کس کو رہے ہو تو تم لوگ۔ کچھ پمفلٹ ایسے بھی بنے ہیں جن میں تصویریں نہیں تھیں۔ تو زیادہ تصویریں نہیں ہونی چاہئیں۔ ایک آدھ تصویر ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

ایک واقفہ نو نے نظم سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا وقت کم ہے دو اشعار سنا دو۔ اس نے درثمین سے ''جمال وحسن قرآں'' کے دو اشعار سنائے۔

ایک واقفہ نو نے کہا کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتی ہوں لیکن کہیں نہ کہیں میری توجہ ہٹ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے اقم الصلوٰۃ کہ نماز قائم کرو اور قائم کرنا ہوتا ہے کسی چیز کو مضبوطی سے کھڑا کرنا۔ تو مضبوطی سے کھڑی اس وقت کوئی چیز کی جاتی ہے جب وہ نیچے گر رہی ہو تو انہوں نے فرمایا نماز میں جو مختلف خیال آتے ہیں تو نماز نیچے گر رہی ہوتی ہے۔ پھر جلدی سے ایک دم توجہ پیدا ہو جائے تو اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ استغفار پڑھو، دعا کرو، اعوذ باللہ پڑھو اور پھر توجہ کرو۔ آہستہ آہستہ اسی طرح ہوتا ہے نماز میں تین رکعتیں پڑھی ہیں دو رکعتوں میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے انسان ایک رکعت توجہ سے پڑھ لیتا ہے۔ کوشش یہ کرو ایک سے دو پہ آؤ۔ دو سے تین پہ آؤ جو عمل ہے نماز کا، سجدہ ہے، اقامت ہے، قعدہ ہے، بیٹھنا التحیات پر، دو سجدوں کے درمیان، ہر ایک دعا پہ اگر الفاظ کا ترجمہ آتا ہو اس پر غور کرو تو اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ پھر سجدے میں اپنے لئے دعا کرو تکلیف ہو درد ہو تو انسان دعا کرتا ہے اپنے لئے۔ اس وقت نماز کی اور حالت ہوتی ہے۔ تو یہ کوشش کرو نماز میں دعا کرو اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ میری اصلاح کرے پاکیزگی عطا کرے۔ درد کے ساتھ جو دعا کرو گی تو توجہ پیدا ہوگی۔ کوئی نہ کوئی ایشو ایسا ہوتا ہے جس سے دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کو پہلے اپناؤ اس طرح تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ یہ جو کیفیت ہے یہ ہر وقت ایک جیسی بھی نہیں رہتی۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنی ہو فوری طور پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نارمل دعائیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ توجہ قائم رکھنی چاہئے۔ لیکن یہ نہیں کہ ایک دفعہ میں نے جمعہ میں مثال دی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے مثال دی ہے ایک شخص تھا وہ ایک مسجد میں گیا تو وہاں امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے، یہ جا کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ لیکن یہ شخص جو گیا اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نماز پڑھتے پڑھتے بتایا کہ جو امام آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھا رہا ہے اس کے دل کی کیفیت یہ نہیں ہے کہ نماز کی طرف توجہ ہو۔ بلکہ وہ مولوی صاحب جو تاجر پیشہ تھے یہ سوچ رہے ہیں کہ میں امرتسر سے یا فلاں شہر سے یہ سامان خریدوں گا پھر دہلی لے کر جاؤں گا اور وہاں جا کر بیچوں گا۔ پھر دہلی سے میں کلکتے جاؤں گا، وہاں جا کر بیچوں گا۔ وہاں سے میں مکہ جاؤں گا۔ بجائے اس کے کہ حج کروں یا مکہ کا طواف کروں یا مدینہ جا کر اپنے جذبات کا اظہار کروں۔ رقت پیدا کروں وہاں جا کر سامان بیچوں گا۔ پھر وہاں سے میں بخارا جاؤں گا رشیا میں۔ یا اسی طرح فرینکفرٹ سے کوئی چلے کولون جائے پھر وہاں سے ہمبرگ جائے وہاں سے پھر کہیں اور جائے اپنا سامان بیچتا ہوا۔ تو جو شخص پیچھے نماز پڑھ رہا تھا اس نے نماز توڑ دی اور علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگ گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو لوگوں نے جو باقی نمازی تھے مولوی صاحب سے کہا کہ اس نے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور توڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ امام بہت ناراض ہوا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ پتہ نہیں کہ نماز توڑنے کا اور امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس نے کہا مولوی صاحب بات یہ ہے کہ میں بوڑھا اور کمزور آدمی ہوں۔ امرتسر سے آپ دہلی گئے اس وقت میں آپ کے ساتھ چلا گیا۔ پھر دہلی سے آپ کلکتے پہنچ گئے میں چلا گیا۔ مکہ تک بھی میرا خیال تھا آپ کا ذہن صاف ہو جائے اللہ اور اس کے رسول کا خیال آجائے لیکن آپ تو اس سے بھی آگے جا رہے تھے، میں کمزور آدمی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا۔ تو یہ نمازیں ایسی نہیں ہونی چاہئیں، مختلف پھر خیال آتے چلے جائیں۔ جہاں توجہ پیدا ہو وہیں اعوذ باللہ (۔) پڑھ کے پھر واپس آؤ۔ نماز کی توجہ کی طرف، آہستہ آہستہ کوشش کرو ایک وقت ایسا آتا ہے تو توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ سو فیصد ذوق کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے بہت بڑے مجاہدے کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ نمازیں پڑھو گے تو منزلیں طے کر لو گے بلکہ منزلیں طے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جہاد کرتے رہو۔ یہ جہاد ہے مسلسل کوشش کرتے رہو۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ایک شخص نے سوال کیا جو اپنے آپ کو سمجھتا تھا کہ بہت پہنچا ہوا بزرگ ہوں اور میں نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اتنی منزلیں طے کر لی ہیں کہ مجھے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اب میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں تو اس نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص کشتی میں بیٹھا سمندر میں جا رہا ہو یا دریا میں جا رہا ہو۔ کشتی پانی میں تیر رہی ہے اور جب کنارہ آجائے تو کیا اتر جانا چاہئے؟ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اس کا سوال کیا ہے کہ میں اتنا پہنچا ہوا بزرگ ہو گیا ہوں کہ مجھے نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بھی حالت ہو جاتی ہے بعض لوگوں کی تو آپ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم ایسے سمندر میں ہو جس کا کوئی کنارہ ہے تو اتر جاؤ، لیکن اگر کوئی ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے تو پھر جب تم اترو گے تو ڈوب جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ تو ایک بے انتہا اور بے کنارے کا سمندر ہے اس تک پہنچنے کے لئے اگر تمہیں یہ خیال ہے کہ تم ایک دن میں ذوق کی منزلیں طے کر کے اس تک پہنچ جاؤ گی تو مستقل حالت نہیں رہتی ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ کبھی ایک روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے اگلے دن نہیں ہوتی اس کی کوشش ہونی چاہئے۔ نیت نیک ہونی چاہئے۔

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ایک بڑا اچھا آسان راستہ بتا دیا۔ انما الاعمال بالنیات کہ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو ٹھیک ہے اگر تمہاری نیت بد ہے تو بہرحال گناہ ہوگا۔ ٹھیک ہے نیت نیک ہو تو انسان بار بار واپس آتا ہے۔ پھر نماز کو قائم کرتا ہے توجہ پیدا کرتا ہے۔

ایک اور سوال اس واقفہ نو نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ فجر کی نماز سے پہلے کوئی خواب آتی ہے تو وہ سچی ہوتی ہے اور مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہے کہ میں آپ کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔ بات یہ ہے خوابیں سچی بھی ہوتی ہیں اور ضروری نہیں کہ فجر کے وقت ہی آئے اور وہ سچی ہو۔ فجر کے بعد آنے والی خوابیں بھی سچی ہوتی ہیں۔ بعضوں کو دوپہر کے وقت ایسی خواب آجاتی ہے کہ سچی ہوتی ہے بعضوں کو دن میں ہی جاگتے وقت کشفی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی شرط نہیں کہ ضرور ہی سچی ہو۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ نہیں۔ شیطانی خواب تو نہیں۔ اگر تو اس کا تعلق اللہ سے ہے اور

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

ان باتوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں خوابوں کی حقیقت بیان کی ہے۔ اس کے پہلے پچاس صفحے دوبارہ غور سے پڑھو۔ اس میں خوابوں کی حقیقت بیان کردی ہے کہ خوابیں مختلف قسم کی آتی ہیں اور خوابیں تو بہت سارے برے لوگوں کو بھی آجاتی ہیں بلکہ بدمعاش عورتوں کو بھی خوابیں سچی آجاتی ہیں۔ تو صرف خوابوں پر انحصار نہ کرو لیکن اگر کوئی خواب آجاتی ہے اور وہ سچی بھی ہو جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس پر انسان کو فخر نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہوگئی ہے چار، چھ یا دس خوابیں ٹھیک ہے۔ جتنی خوابیں اگر سچی ہوتی ہیں تو شکر گزاری ہو۔ تب اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوگا۔ خوابیں تو آجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا خوابوں پہ انحصار نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ خواب کوئی اپنی کوشش سے تو نہیں دیکھ سکتا، خواب دکھانا تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اللہ کا کام ہے۔ وہ خواب دکھائے اور وہ سچی ثابت ہوگئی تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہوگیا۔ تمہاری اپنی نیکی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھو۔ وہ اصل نیکی ہوتی ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں نے میڈیسن کے لئے پچھلے سال اپلائی کیا تھا تو مجھے داخلہ نہیں ملا۔ میں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے بتائیں۔ حضور نے فرمایا پڑھ سکتی ہو۔ ایک واقفہ نو نے کہا میری یونیورسٹی میں ایک پروفیسر ہے وہ ایک کتاب لکھ رہی ہے اس میں ایک آرٹیکل دینا ہے جماعت کے بارے میں تو حضور آپ سے تھوڑی سی راہنمائی لینی تھی۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ آپ ایک سائنسدان کے نقطہ نظر سے لکھو۔ اس میں کوئی بھی جذبات شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ میرے لئے تھوڑا سا مشکل تھا اس لئے میں آپ سے طریقہ کار پوچھنا چاہتی ہوں کہ میں اس کو کیسے کروں؟ حضور نے فرمایا جماعت کی تاریخ لکھنی ہے اس میں کونسا مسئلہ ہے جماعت کا تعارف ہر جگہ موجود ہے تم جماعت کا لکھو۔ تعارف یہ ہی ہے کہ جماعت کیوں بنی، اس لئے بنی کے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی۔ چودھویں صدی میں مسیح موعود مہدی معہود آئیں گے۔...... اور وہ ہم سمجھتے ہیں آگئے اور مان لیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو جماعت جب بنی تو اس کی سچائی کیا ہے؟ جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان کو بیان کرو کچھ۔ پھر جو جماعت کی ایک سو بائیس، تئیس سالہ زندگی ہے اس میں جو ترقی ہورہی ہے وہ کس طرح ہو رہی ہے اسے بیان کرو۔ اس میں جماعت کی سچائی اور اس کا تعارف بھی آجائے گا۔ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ دعوت الی اللہ بھی ہو جائے گی اور تمہارا مضمون بھی ہو جائے گا اور کسی کو اثر ہو نہ تمہاری ٹیچر کو اثر ہو جائے گا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ میں نے ابی ٹور (Abitur) کیا ہے اور آرکیٹیکٹ بننا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا پڑھو لیکن پھر یہ ہے کہ کہیں جاب وغیرہ نہ کرنے لگ جانا۔ اسٹڈی کر لو، پھر جب سٹڈی کر لو تو پوچھ لینا کہ آگے کیا کرنا ہے میں نے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں لینگویج سٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اچھی بات ہے کرو۔ واقفہ نو نے کہا کہ البانین زبان میں کر سکتی ہوں۔ حضور نے فرمایا دلچسپی ہے تو کرلو۔ واقفہ نو نے کہا وہ مجھے آتی ہے۔ حضور نے فرمایا پھر کیا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا انگلش سٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا جس میں دلچسپی ہے کرلو۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ چھ سال پہلے جو کلاس ہوئی تھی اس میں میں نے کہا تھا کہ میں نے پائلٹ بننا ہے تو آپ نے منع فرمایا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا یا پائلٹ بننا ہے یا کچھ بھی نہیں بننا، یہ تو بچوں والی باتیں ہیں جذباتی، جہاز اڑتا دیکھ لیا تو پائلٹ بننا ہے۔ وہ لکھ رہی ہے ناں مضمون جذبات سے پاک ہو کر باتیں کرنی ہیں۔ جذبات ہر جگہ پاک کرنے پڑتے ہیں۔ واقفہ نو نے اپنے مضامین ہسٹری اور بیالوجی کے بارہ میں بتایا۔ حضور نے فرمایا ہسٹری میں کرلو، آرکیالوجی میں کرلو۔ واقفہ نو نے نظم سنانے کی اجازت مانگی۔ وقت کی کمی کی وجہ سے حضور نے فرمایا سوال کریں۔

ایک واقفہ نو نے کہا کہ میں سائنس میں دلچسپی رکھتی ہوں اور فارمیسی پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اچھی بات ہے ضرور پڑھو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگلے سال ابی ٹور ختم ہونے کے بعد میں اسلامک سٹڈی یا عرب لینگویج پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ابی ٹور میں کیا مضمون ہیں۔ اس نے جواب دیا ہسٹری اور انگلش ہیں۔ حضور نے فرمایا عربک لینگویج کرو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں نے اپنا آبی ٹور مکمل کیا ہے میں آن لائن جرنلزم پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کیوں یونیورسٹی نہیں جاسکتی۔ کرو جرنلزم اچھی بات ہے تاکہ اخباروں میں لکھ سکو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں میڈیکل کے دوسرے سال میں ہوں کیا ہم دوران تعلیم بھی خدمت پیش کر سکتے ہیں۔ افریقہ جاسکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر والدین محرم کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں اور کوئی لڑکیوں کا چار پانچ سات دس کا گروپ جا رہا ہو لجنہ کے تحت تو پھر تو ٹھیک ہے۔ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز سورج کے حساب سے پڑھتے ہیں تو اگر سویڈن کے نارتھ میں جائیں تو وہاں تو چھ چھ ماہ سورج نہیں نکلتا وہاں کیا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا وہاں چوبیس گھنٹے کو ڈیوائڈ کرلو۔ جہاں دھوپ ہے وہاں ٹھیک ہے لیکن جہاں سورج نہیں ہوتا وہاں یہ نہیں ہوسکتا کہ تم نے آج فجر کی نماز پڑھی ہے تو چھ مہینے کے بعد مغرب کی نماز پڑھو۔ پہلی بات یہ کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اب اس کو چوبیس گھنٹوں میں ڈیوائڈ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ قیاس کر لینا تصور کر لینا خیال کرنا کہ یہ فجر کا وقت ہوگیا، یہ ظہر کا وقت ہوگیا، یہ عصر کا یہ مغرب کا یہ عشاء کا۔ نہ کوئی چھ مہینے روزے رکھ سکتا ہے۔ چھ مہینے کا لمبا روزہ بھی کوئی نہیں رکھ سکتا کہ بھوکا رہے۔ اس کو بھی اسی طرح دس بارہ سولہ گھنٹوں میں ڈیوائڈ کر لینا ہوگا۔ سورج نکل رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو اس وقت نماز نہ پڑھو۔ اصل شرط تو یہ ہے لیکن جہاں مجبوری ہے قانون قدرت ہے اس طرح چلنا ہے۔ ایک نارمل جنرل اصول بنا دیا ہے نارمل حالات ہیں اور جہاں خاص حالات ہیں اندھیرا یا رات رہنی ہے وہاں رات کو بھی تم نے پانچ نمازوں میں ڈیوائڈ کرنا ہے۔ نہ صرف سورج کو بلکہ رات کو بھی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا اب جماعت کو کونسی زبانوں کی زیادہ ضرورت ہے جو ہم سیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا جماعت کو ہر زبان کی ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کو یہاں دلچسپی کس چیز میں ہے۔ یورپ کی بہت ساری زبانیں ہیں۔ سیکھیں، سیکھ سکتی ہیں۔ جرمن فرنچ میں تو ہمارے پاس کافی لوگ ہیں۔ ایسٹرن یورپین زبانیں ہیں۔ سیکھ سکتی ہیں تو کوئی سیکھیں۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ اگر اللہ میاں کسی کو آزمائش میں نہ ڈالے تو وہ نیک نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کسی کو آزمائش میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگر آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسے دکھ اور تکلیف کے لئے ڈالتا ہے بلکہ نیکیوں میں اس کے معیار کو بڑھانے کے لئے۔ جو نیک لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق والے لوگ ہیں وہ معیار میں بڑھتے ہیں۔ اسی لئے انبیاء جو ہیں وہ سب سے زیادہ مشکل میں ڈالے جاتے ہیں۔ تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے زیادہ پیارا انسان تو اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کوئی نہیں۔ آپؐ کو ہی دیکھ لو کتنی مشکلات میں ڈالا گیا ہے۔ شروع میں جب مکہ میں نماز پڑھ رہے ہیں کعبے میں تو اونٹ کی اوجھڑی آپؐ پر ڈال دیتے تھے، آپؐ کی گردن کو کپڑے سے اس سختی سے لپیٹا کہ سانس رکنے لگ گیا۔ شعب ابی طالب میں ڈھائی سال کے لئے قید کیا آپؐ کو اور صحابہ کو جہاں بھوک پیاس تھی۔ پھر اور ظلم ہوتے رہے آپؐ پر بھی اور آپؐ کے صحابہ پر بھی۔ مدینے جا کر بھی جو ظلم ہو سکتے تھے کئے جنگوں کی صورت میں۔ لیکن یہ سب امتحان تھے۔ اس میں سے جب اللہ تعالیٰ نے گزار دیا اور اسی طرح حضرت ایوبؑ کی مثال دی جاتی ہے جب صبر سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو انعامات سے نواز دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ دنیا کو بتائے کہ ان کا خاص تعلق میرے ساتھ ہے اور اسی ابتلاء اور مشکل میں پڑنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے نہ اس تعلق کو توڑتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو مالک ہے وہ بعض لوگوں کو ابتلاء میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جاتا ہے اور کوئی مشکلات ان کو نہیں آتیں۔ یہ کہنا کہ ابتلاء نہ آئے تو انسان نیک نہیں ہوتا یہ غلط ہے۔ لیکن اگر ابتلاء آئے اور اس میں استقلال نہ دکھاؤ اور ثابت قدم نہ رہو تو پھر وہ ابتلاء جو ہے وہ امتحان جو ہے وہ ابتلاء بن جاتا ہے۔ مصیبت بن جاتی ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں لینگویج سیکھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کونسی زبان کی طرف رجحان ہے۔ اس نے جواب دیا انگلش اور جرمن۔ حضور نے فرمایا جرمن زبان میں کرو پھر لکھو گی اخباروں میں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری دس سالہ بہن کی خواہش ہے کہ وہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ حضور نے فرمایا وقف نو تو پیدائش سے پہلے ہوتا ہے۔ اب وہ پڑھ لکھ کے اگر کسی قابل بن جائے تو بڑے ہو کر وقف کر دے۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا سب سے پہلے کہاں پردے کا حکم ہوا ہے۔ ہمیں تو پتہ ہے کہ قرآن مجید میں ہوا ہے اس سے پہلے کہاں ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ پردے کا ہر ایک مذہب کے لحاظ سے حکم تھا اور ہے۔ اصل چیز حیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ آتا ہے کہ دو عورتیں کھڑی تھیں پانی پلانے کے لئے۔ وہ مردوں میں نہیں جا رہی تھیں کہ جب تک مرد پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں تب وہ اپنے جانوروں کو لے کر پانی پلانے کے لئے جائیں۔ وہاں ایک حیا ہی تھی جوان کو روک ڈال رہی تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو بلانے آئی ان میں سے ایک بہن تو وہ حیا سے شرماتی ہوئی آئی۔ تو ایک حیا تھی اس کے لئے جس کا اظہار ہو رہا تھا کیونکہ وہاں مرد کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت موسیٰ کو جب گھر میں رکھا تو گھر میں اس کے بوڑھے باپ نے ان کے ساتھ شادی کردی۔ ایک یہ بھی اس کا مطلب ہے۔ کیونکہ گھر میں اور بھی لڑکیاں ہیں۔ گھر میں اور مرد نہیں رہ سکتا اسی لئے ایک سے شادی کر دی کہ جو محترم رشتہ ہے وہ بن جائے۔ ہر مذہب میں حیا کا تصور قائم ہے اور حیا کے تصور کے ساتھ ہی پردہ ہوتا ہے۔ عیسائیوں میں دیکھ لو ننیں (Nonns) اپنے سروں کو ڈھانپ کے رکھتی ہیں۔ لمبے اور ڈھیلے چوغے پہنتی ہیں۔ اس سے

پہلے جو شرفاء تھے انگلستان میں بھی یورپ میں بھی ان کے لباس ڈھکے ہوئے ہوتے تھے۔عورت کو حیا کا احساس ہونا چاہئے اور دینی پردہ حیا کا بہترین احساس پیدا کرتا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھ سکتے۔حضور نے فرمایا کہ عورت پر باجماعت نماز فرض نہیں ہے۔ واقفہ نو نے پوچھا کہ حج کرنے جب جاتے ہیں تو وہاں کیا کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا حج کرنے جاتے ہیں تو وہاں بہت سارے ایسے فرقے ہیں جو امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔تو وہ اگر اپنی امامت علیحدہ کرواسکتے ہیں تو احمدی گروپ کی صورت میں جائیں اور جاتے ہیں اور اپنی نماز پانچ دس منٹ لیٹ کر کے اپنی امامت علیحدہ کروالیتے ہیں۔ یا بہت مجبوری ہو تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیتے ہیں۔ وہاں یہ نہیں ہے کہ صفیں باندھ کر ایک لائن میں کھڑے ہو جائیں۔ٹکڑیوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ایسی جگہ جہاں ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو اپنی نماز پڑھتے رہیں اور بعض دفعہ اگر فتنے کا خطرہ ہو تو نیت یہ ہو کہ میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ رہی ہوں اور اس کے بعد اس کی تکبیر سے پہلے یا بعد میں جو عمل ہے رکوع اور سجود کا اس کو آگے پیچھے کرلیں لیکن عموماً یہی ہے کہ احمدیوں کو گروپ کی صورت میں جانا چاہئے امامت علیحدہ کروانی چاہئے اور کرواتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ ہم کیوں نہیں پڑھتے یہ پتا ہے تمہیں۔سوال یہ ہے کہ جس نے زمانے کے امام کو نہیں مانا۔ اس کو جھوٹا کہہ رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے امام پر الزامات لگا رہا ہے اس کو ہم اپنا امام کس طرح بنالیں۔ جب انہوں نے تکفیر کے فتوے لگائے ہیں تب حضرت مسیح موعود نے کہا تھا کہ ان کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھنی اور اگر ان سے کہو کہ میں احمدی ہوں میرے پیچھے نماز پڑھ لو تو وہ کبھی بھی نہیں پڑھیں گے۔

آخر میں حضور اقدس نے فرمایا کافی دیر ہوگئی ہے تم لوگوں نے آدھا گھنٹہ زائد لے لیا ہے۔ دو بجکر دس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج Selingenstadt شہر میں نئی تعمیر ہونے والی بیت الہادی کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Selingenstadt شہر کی طرف روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے اس شہر کا فاصلہ 42 کلومیٹر ہے۔

پانچ بجکر دس منٹ پر بیت الہادی Selingenstadt میں حضور انور کی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب مردو خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔احباب جماعت نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت حاصل کر کے تسکین قلب پا رہی تھیں۔ ایک طرف بڑے منظّم طریق سے، خوبصورت لباس پہنے ہوئے کھڑی بچیاں گروپس میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔آج کا دن ان کے لئے عید کا دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی بار ان کے ہاں تشریف لائے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا خوشی ومسرت سے معمور تھا اور حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

صدر جماعت Selingnenstadt مکرم نعیم خالد صاحب اور یہاں کے مقامی معلم مکرم منور حسین طور صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

افتتاح بیت الہادی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ باقاعدہ طور پر بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد وارث صاحب نے کی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ عتیق الرحمٰن صاحب اور جرمن ترجمہ عاطف سلام صاحب نے پیش کیا۔

شہر کا تعارف

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کا تعارف اور بیت کی تعمیر کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شہر Selingenstadt کی آبادی بائیس ہزار ہے۔ 830ء میں Einhro نامی شخص نے یہاں ایک گرجا کی تعمیر کی اور یہ گرجا اب شہر کا نشان ہے۔

1175ء میں فیڈرک باربروسا نامی شخص نے اس گاؤں کو شہر کا درجہ دیا۔امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں کے میئر Dagmar B. Nonn Adams نے جماعت کے ساتھ بہت تعاون کیا ہے اور ہر مشکل کے وقت جماعت کی مدد کی ہے۔

بیت کا تعارف

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قیام 1996ء میں ہوا تھا۔ دو سال قابل بیت بنانے کا فیصلہ ہوا تھا اور مختلف پراسز سے گزرنے کے بعد بیت کی تعمیر کی اجازت ملی۔

یہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی ایسی بیت ہے جو ایک Modular طریق پر تعمیر کی گئی ہے۔ جس میٹیریل سے یہ بیت تعمیر ہوئی ہے۔اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ایک یہ کہ اس کی تعمیر کا تعلق موسم سے نہیں ہے۔ ہر موسم میں تعمیر ہوسکتی ہے۔ دوسرا یہ کہ تعمیر کا وقت بھی بہت مختصر ہوتا ہے۔تیسرا یہ کہ بعد میں اس عمارت میں بآسانی توسیع کرسکتے ہیں اور اس کے دوسرے حصے بنے بنائے لگائے جاسکتے ہیں۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ 1617 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ ستمبر 2009ء میں دو لاکھ 59 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں 200 مربع میٹر کے رقبہ پر بیت کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ 155 لوگ نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مینارہ کی بلندی 8.21 میٹر ہے اور بیت کے گنبد کا قطر 4 میٹر ہے۔اس بیت کی تعمیر کا آغاز 11/اپریل 2011ء کو شروع ہوا اور صرف دو ماہ کے عرصہ میں بیت کی تعمیر مکمل ہوئی۔

بعدازاں پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے۔

متن خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے اس دورہ کی چوتھی (بیت) ہے جس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ جرمنی نے جو اپنے (بیوت) کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ جس عرصہ کا وعدہ تھا اس میں پورا تو نہیں کرسکی لیکن بعد میں جو میرے سے وعدہ کیا تھا اس کو پوری کوشش سے پورا کر رہی ہے۔

(بیوت) چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں، اگر وہاں کے رہنے والوں، (بیت) میں آنے والوں کے دلوں میں ایمان کی چنگاری ہے، روشنی ہے تو (بیوت) کا جو نور ہے (بیت) کے اندر بھی قائم ہوتا ہے اور علاقہ میں بھی پھیلتا ہے۔

پس یہاں آنے والے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے اس (بیت) کا نام (بیت) الہادی جو رکھا ہے، اس (بیت) کو اب آپ لوگوں کی ہدایت میں بڑھتے چلے جانے کا بھی ذریعہ بننا چاہئے اور علاقہ کی ہدایت کا بھی ذریعہ ہونا چاہئے۔انسان، ایک صحیح مومن، ایک حقیقی مومن کو کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ ایک مقام پر پہنچ گیا اور اب آگے کوئی مقام نہیں ہے۔ ہدایت پانے کے باوجود ہدایت اگلے معیار سامنے آتے چلے جاتے ہیں اور ایک مومن ان پر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ ہادی کامل تھے۔آپ ﷺ ہمارے لئے اسوہ حسنہ تھے اور ہادی کامل کا جو اسوہ ہمارے سامنے ہے، وہ ایک ٹارگٹ ہے، وہ ایک اسوہ ہے جو مومن کو اپنے سامنے رکھنا ہے اور حقوق اللہ میں بھی، حقوق العباد میں بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہی ایک مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے۔

پس ہمیشہ ایک احمدی کو یہ بات سامنے رکھتے ہوئے اپنے نیکیوں کے معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ جہاں قدم اٹھے وہاں قدم پھر رکے نہیں۔ ورنہ وہاں سے پھر انسان پچھلی طرف پھسلنا شروع ہو جاتا ہے۔پس اپنے آپ کو پھسلنے سے، گرنے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مومن اپنا ہر قدم آگے کی طرف بڑھائے۔ ہر نیا دن آگے کی طرف لے جانے والا ہو۔

اس علاقہ کو یہ کہا جاتا ہے کہ عیسائیت کے لحاظ سے ایک مقام حاصل ہے یا اور لحاظ سے بھی اسے مختلف حیثیتوں سے ایک مقدس شہر کا کچھ حد تک نام دیا جاتا ہے۔لیکن اصل تقدیس اور اس شہر پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہونے کا وقت اس وقت آئے گا جب آپ لوگوں کی کوششوں سے اس علاقہ میں احمدیت کا نور اسی طرح پھیل جائے گا۔

گویہ (بیت) چھوٹی ہے اور بقول امیر صاحب کے اس طرز پر بنائی گئی ہے کہ اس کو اگر چاہیں تو ڈسمینٹل (Dismantle) بھی کیا جاسکتا ہے۔لیکن (بیوت) اس لئے نہیں بنائی جاتی کہ ان کو ڈسمینٹل (Dismantle) کیا جائے۔گو وہ میٹیریل استعمال کیا گیا ہے لیکن یہ یہاں احمدیت کے نشان کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔اس کی عمارت میں مزید مضبوطی تو پیدا ہوسکتی ہے لیکن اس کو کبھی ختم نہیں کیا جاسکتا۔

کل (بیت) کا جو افتتاح ہو رہا تھا Ginsheim میں، وہاں جو منسٹر صاحب آئے ہوئے تھے انہوں نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ گھر جب بنائے جاتے ہیں تو صرف اپنے رہنے کے لئے ہی نہیں بنائے جاتے ہیں بلکہ نسلوں کے رہنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔تو یہ گھر جو ہم نے اللہ تعالیٰ کا بنایا ہے۔ یہ اس لئے نہیں بنایا یا یہ میٹیریل اس لئے استعمال نہیں کیا گیا کہ اس کو خدانخواستہ کسی وقت میں گرانا ہے یا ختم کرنا ہے بلکہ یہ ایک نیا طریقہ تھا جس کو اختیار کیا گیا۔اصل میں تو اس (بیت) نے اب اس شہر کی ہدایت کا انشاءاللہ تعالیٰ باعث بننا ہے اور آپ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس ہدایت میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔اگر (بیت) کا نام رکھ دیا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں نہ پیدا کیں، اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا نہ کی جو دوسروں پر اثرانداز ہوتی ہے، جو دوسروں کو ہدایت کی طرف کھینچتی ہے تو صرف (بیت) کا نام کافی نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا پیغام انشاءاللہ تعالیٰ دنیا میں پہنچنا ہے اور اس علاقہ نے بھی انشاءاللہ تعالیٰ

اس پیغام کو سن کر آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن اگر آپ لوگ اس علاقہ کی ہدایت کا باعث بن جائیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر نہیں، تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ پیدا کردے گا جو میری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

پس اس سوچ کے ساتھ آپ لوگوں کو (بیت) بنانی چاہئے۔ یہ ایک (بیت) ہے، گو چھوٹی (بیت) ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس شہر میں اس سے بھی بڑی (بیوت) بنیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ وہ بڑی (بیوت) بنیں اور اس علاقہ کا نام، اس شہر کا نام نہ صرف عیسائیت کے نام سے جانا جائے بلکہ (احمدیت) کی ترقی سے جانا جانے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس موقعہ پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور بیت کی تعمیر کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور وہ میٹیریل بھی دیکھا جو اس بیت کی تعمیر کے لئے استعمال ہوا ہے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے ایک بار پھر شرف زیارت کی سعادت پائی۔ بچیوں نے دعائیہ گیت اور نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جس میں ساری جماعت شامل تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس پروگرام میں شمولیت فرمائی۔ بعدازاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور پھر ساری جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد ان احباب جماعت نے مصافحہ کا شرف پایا جو قبل ازیں ڈیوٹیوں پر موجود ہونے کی وجہ سے حضور انور سے مصافحہ نہ کرسکے تھے۔

یہاں سے پونے سات بجے واپس بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ اس موقعہ پر ناصرات کورس کی صورت میں دعائیہ نظم ع

جاتے ہو میری جاں خدا حافظ و ناصر

پڑھ رہی تھیں۔ یہاں سے روانہ ہونے کے بعد راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ یہاں قیام فرمایا اور گھر کو رونق اور برکت بخشی۔

سات بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانہ ہوکر سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

طلباء جامعہ جرمنی کی ملاقات

آج شام جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم صادق بٹ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ع

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

عزیزم کمال احمد نے خوش الحانی سے پڑھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا۔ جامعہ کی پہلی کلاس میں کتنے طلباء تھے اور اب کتنے رہ گئے ہیں۔ اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ 27 طلباء داخل ہوئے تھے لیکن 25 آئے تھے اور اب اس وقت 19 ہیں۔ اس رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چھ اور جھڑ گئے۔

پرنسپل صاحب نے مزید رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اولیٰ کلاس میں 21 آئے تھے۔ اب اس وقت 20 ہیں اور درجہ ممہدہ میں 15 آئے تھے اور اس وقت 13 موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب جرمنی نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کا کوئی مجلّہ نہیں چھپتا اس پر حضور انور نے فرمایا شائع کریں۔

طلباء جامعہ کو نصائح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء جامعہ کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:۔

جو میں نے باتیں کی تھیں افتتاح کے وقت وہ تو ان کو یاد ہوں گی۔ یا یاد ہونی چاہئیں کیونکہ بعد میں میں نے کہیں آپ کے کسی اخبار میں یا رسالہ میں وہ لکھا ہوا بھی دیکھا ہے، چھپا ہوا۔ جامعہ میں وقف کرکے آپ لوگ آئے ہیں تو وہ روح آپ کے اندر قائم رہنی چاہئے۔ شروع میں 6 جو Recently ایک لڑکے کو فارغ کیا گیا ہے جامعہ سے۔ وہ اولیٰ میں تھا؟ پرنسپل صاحب نے بتایا جی حضور وہ اولیٰ میں تھا۔

حضور انور نے فرمایا اصل چیز تو ایک مومن کے لئے اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے پھر بہانے اور حجتیں نہیں تلاش کی جاتیں۔ الفاظ کی خود تشریحیں نہیں کی جاتی بلکہ جو جس طرح سمجھ آئے الفاظ جو ظاہری ہوں ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو جامعہ سے فارغ کرنے کی وجہ بھی یہی تھی۔ یہ نہیں تھی کہ فلاں کام جائز ہے یا نہیں جائز۔ مقصد یہ ہے کہ فلاں کام کرنے کے لئے روکا گیا تھا اور اطاعت سے کام نہیں لیا گیا اور جو خود اطاعت نہ کرنے والا ہو وہ آگے اطاعت کا سبق کس طرح دے سکتا ہے؟ جامعہ سے جب آپ لوگ فارغ ہوں گے تو جب آپ فیلڈ میں جائیں گے یا دفاتر میں ہوں گے یا کسی Administrator کام میں لگیں تو اپنے اپنے حلقے میں اولوالامر ہوں گے اور اس وقت آپ کی یہ توقع ہوگی کہ آپ کی بات مانی جائے اور ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے پہلے آپ کو اپنے نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اگر ہمیں یہ حکم ہے حدیث میں کہ ایک برتن میں تمہارے بال آجائے تو انہوں نے فرمایا اگر ایک مربی کے دل میں بال آجائے، کریک آجائے تو اس میں پھر گند جمتا رہتا ہے اس لئے اس برتن کو استعمال نہ کرو، پھینک دو۔ تو اس کو ہم کس طرح برداشت کرسکتے ہیں۔ جس نے پوری قوم کی پوری جماعت کی تربیت کرنی ہے اپنے اپنے حلقے میں، دائرے میں۔ اس لئے ہمیشہ آپ لوگوں کے معیار جو ہیں وہ بہت اونچے ہونے چاہئیں، عبادتوں کے معیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور باقی احکامات کے معیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ع

صادق ہے اگر تو صدق دکھا

یہ نظم ابھی پڑھی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ صدق دکھانے والے کون ہیں، صدیق کون ہیں اور صدیق وہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق کا نمونہ پیش کرنے والا ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کردیا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی خاطر، اس زمانہ میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین میں وہ جذبہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ کا میرے ساتھ وہ تعلق یا رشتہ ہے جس طرح دل کا نبض کے ساتھ ہوتا ہے یا نبض کا دل کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر آپ نے یہ تعریف فرمائی۔ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

یہ اصل چیز ہے کہ نوردین کی طرح کے ہو جائیں اگر سارے تو اس سے بڑی اور کوئی بات نہیں ہے اور جب آپ وقف کرکے آتے ہیں ساری کشتیاں جلا کے آتے ہیں تمام خواہشات کو ختم کرکے آتے ہیں اور آنا چاہئے اگر نہیں تو پھر وقف کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بہت ساری جگہوں، میدانوں میں واقفین زندگی کو ایسی جگہوں پر جانا پڑتا ہے جہاں بہت کم الاؤنس میں گزارا کرنا پڑتا ہے، کھانے پینے کی چیزیں نہیں ہوتیں۔

مجھے یاد ہے افریقہ میں ایک مربی تھے ان سے میں نے پوچھا کہ الاؤنس اتنا تھوڑا ہے وہ مجھے پتہ تھا کہ جتنا الاؤنس ان کا تھا ویسا ہی ہمارا تھا کہ آپ کس طرح گزارا کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہے کہ میں تو ہر چیز کھاتا ہوں، گوشت بھی کھاتا ہوں اور بین (Bean) بھی کھاتا ہوں، پروٹین بھی کھاتا ہوں، تو طریقہ کیا تھا؟ وہ ایک پاؤ گوشت اگر خریدتے تھے یا کہہ لو کہ 125 گرام گوشت، تو اس کو ایک ہفتہ اس طرح چلاتے تھے کہ ایک بوٹی کا سالن، تین چار چنے کے دانے، کچھ تھوڑی سی دال، ایک چمچ بین (Bean) کی ڈال لی اور اکٹھا پکالیا اور وہ پورے دن کی خوراک ہوتی تھی ان کی۔ اس طرح بھی گزارہ کیا لوگوں نے۔ اس طرح بھی (مربیان) گزارہ کرتے رہے ہیں۔ پانی میں ٹوسٹ بھگو کر کھاتے رہے ہیں لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا انہوں نے، ایسے بھی (مربیان) رہے ہیں جیسا کہ میں نے بیان بھی کیا تھا وہ سنگاپور کے (مربی) شاہ محمد صاحب کہ جب واپس آنے لگے تو ان کے پاس نئے کپڑے بھی نہیں تھے۔ ان کو خیال آیا کہ کاش کپڑے ہی نئے ہوتے۔ خیال آیا کہ کسی سے قرض لے کے بنالیتا ہوں پھر واپس کردوں گا۔ ساتھ ہی کہتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ قابل شرم بات ہے کہ کسی کے آگے میں ہاتھ پھیلاؤں، انہی کپڑوں میں روانہ ہوئے۔ سنگاپور پہنچے، جب جہاز وہاں رکا تو ایک صاحب ایک پوٹلی بغل میں دبائے ہوئے آئے کہ مجھے پتہ لگا تھا الفضل سے میں نے پڑھا تھا کہ آپ آرہے ہیں تو میں نے سوچا آپ کی ایک تصویر دیکھی ہوئی تھی کہ آپ کے لئے دو جوڑے اور اچکن یا کوٹ جو بھی تھا وہ بنا کے لے آؤں اور یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں میل دور بیٹھے ایک شخص کے دل میں ڈالا کہ یہ میرا بندہ آرہا ہے تم اس کی ضرورت پوری کرو تو اس طرح ضرورت اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ صبر، حوصلہ دکھاؤ اور صدق کے اعلیٰ معیار قائم کرو اور جب یہ چیز ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی ہوتی ہے۔

جامعات جتنے بھی ہیں اب تو دنیا میں پہلے تو صرف ربوہ میں قادیان میں تھا، جرمنی میں ہے، یوکے میں ہے، کینیڈا میں ہے اب، افریقہ کے لئے غانا میں نیا جامعہ جو کھل رہا ہے۔ جہاں شاہد کی ڈگری ملے گی ان شاء اللہ۔ تو میں نے اس وقت ذکر کیا تھا افتتاح کے موقع پہ کہ میر محمود احمد صاحب کی اہلیہ نے خواب دیکھی تھی کہ جہاز میں بیٹھے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ کی عمارت ہے اور جامعہ چلتا چلا

جارہا ہے۔اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ جامعہ دنیا میں پھیلتے چلے جائیں گے۔ انڈونیشیا میں بھی ہے، مختلف رینجز میں جامعات ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ خلیفہ وقت کی نگرانی کے تحت رہیں گے،آزادنہیں ہوجائیں گے۔گو پہلے بھی میری نظر ہوتی تھی لیکن اس کے بعد سے میں نے خاص طور پر رپورٹس بھی منگوانی شروع کی ہیں۔ رزلٹس بھی منگوانا شروع کئے ہیں۔ جائزے بھی لینے شروع کئے ہیں ہر ایک کے انفرادی طور پر۔ وکیل التبشیر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے میں جائزہ لیتا ہوں کون کون کتنے کتنے نمبر لے رہا ہے کس مضمون میں لے رہا ہے کیا اس کا رجحان ہے کیا اس کی رپورٹس ہیں اس لئے تاکہ جو ایک انسانی کوشش ہوسکتی ہے جو ہماری ذمہ داری ہے اس کو کرنے کی کوشش کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور وہ Stuff پیش کی جائے وہ چیز پیش کی جائے جو خوبصورت ہوکر نکلنے والی ہو۔تو اس لحاظ ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپ نے اپنے آپ کو ثابت کرنا ہے کہ جو اعتماد خلیفہ وقت نے آپ پر کیا ہے اس پر پورا اتریں جو عہد آپ نے خداتعالیٰ سے باندھا ہے زندگی وقف کرنے کا اس کو پورا کریں۔...... وہ لوگ جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرتے ہیں وہ Selected لوگ جو تفقہ فی الدین کے لئے سامنے آتے ہیں ان کو اور مزید بڑھ کر اپنے نمونے دکھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اس نوجوانی کے وقف میں اس دور میں جب آپ ٹریننگ لے رہے ہیں، جامعہ میں پڑھ رہے ہیں خالص طور پر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ایک مسلسل جدوجہد بھی کریں گے جب یہ ہوگا تو تبھی آپ اپنے عہد نبھانے والے بن سکیں گے۔اس اعتماد پر پورا اترنے والے بن سکیں گے۔جس کے آپ دعوے کرتے ہیں۔تو پس ہمیشہ ایک واقف زندگی کو یہ چیز سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم نے خالصتاً للہ اپنی حالتوں کو تبدیل کرنا ہے۔ اپنی حالتوں کو سنوارنا ہے اور اپنے عملوں کو ڈھالنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ اور جب یہ سوچ ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ تو مجھے امید ہے کہ ان جامعات سے پڑھ کر نکلنے والے ان ملکوں میں احمدیت کے ...... روشن پیغام کو حقیقی طور پر پھیلانے والے ہوں گے۔

طلباء سے گفتگو

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلغاریہ سے آئے ایک طالبعلم جوادالدین سے دریافت فرمایا کہ بلغارین زبان آتی ہے۔ جس کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ ہاں اچھے معیار کی زبان آتی ہے۔

بلغاریہ سے ایک مقامی لوکل طالبعلم عبداللہ صاحب بھی جامعہ جرمنی میں پڑھ رہے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اردو زبان سیکھ لی ہے پرنسپل صاحب نے بتایا کہ ان کے لئے سپیشل کلاس لگائی گئی تھی۔ انہوں نے اردو زبان سیکھی ہے اور امتحان میں پاس ہوگئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے بلغارین مربی ہوگے۔تم پہلے مربی ہو تو پہلے مربی کو ایک اپنی ایک مثال قائم کرنے والا ہونا چاہئے۔ Trend Setter جسے کہتے ہیں انگریزی میں۔ ایک ایسا شخص ہونا چاہئے جو پیچھے آنے والوں کے لئے ایک مثال قائم ہوجائے۔آپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے آپ صرف جامعہ کے طالب علم نہیں بلکہ اس قوم کے نمائندے جن کو جا کے پھر آپ نے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہے اور انشاءاللہ نیک اور صالح لوگ پیدا کرنے ہیں۔

حضور انور نے اس بلغارین طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ اردو زبان نوے فیصد سیکھ لی ہے۔موصوف نے بتایا کہ 90 فیصد سمجھ آجاتی ہے اور جو ارشادات حضور انور نے فرمائے ہیں ان کی سمجھ آگئی ہے۔فرمایا سمجھ آگئی ہے تو ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہماری ایک عرب خاتون ہیں۔ انہوں نے خود محنت کر کے حضرت اقدس مسیح موعود کی اردو کتب ڈکشنری کھول کھول کے اور سمجھ کر پڑھ لی ہیں۔ اگر انسان محنت کرے تو بہت کچھ ہوسکتا ہے تو آپ لوگوں کو تو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا ابھی تو بلغاریہ میں دشمنی بھی ہے۔دوطرح کی دشمنی ہے یا مخالفت ہے ایک عیسائیوں کی طرف سے بھی ایک مخالفت کا سامنا ہے اور مسلمانوں کے ایک طبقہ کی طرف سے مخالفت اور ایک طبقے کی طرف دشمنی ہے۔اس لئے بہت بڑا کام ہے جو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔اس عہد کو نبھانے والے بنیں اور ہر تکلیف کو اللہ کی خاطر برداشت کرنے والے بنیں اور سمجھیں کہ میں نے قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔اس کا اللہ تعالیٰ انشاءاللہ اگر آپ نیک نیت رہے تو بہت بڑا اجر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہت سارے بلغارین ایسے ہیں جو مسلمان علماء کی باتوں سے تنگ آ کر عیسائیت کی طرف چلے گئے ہیں ان کو پھر آپ نے دین کی طرف، حقیقی دین کی طرف واپس لانا ہے۔انشاءاللہ

بلغارین طالبعلم نے عرض کیا کہ بلغارین لوگ بڑے سخت قسم کے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بڑے Rigid لوگ ہوتے ہیں! لیکن کوئی بات نہیں۔ جب دل نرم ہونے پہ آتے ہیں تو پھر پگھلتے جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کرنا ہے۔ویسے تو فیصلہ ہو چکا ہے۔ کن ہوگیا ہے اور اب تسلسل چل رہا ہے۔انشاءاللہ جب وقت آئے گا اس کے نتائج بھی سامنے آنا شروع ہوجائیں گے۔یورپ میں بھی، جرمنی میں بھی، باقی جگہوں پہ بھی۔Eastern یورپ میں بھی، مسلمانوں میں بھی، غیر مسلموں میں بھی۔ انشاءاللہ اب حالات بدل رہے ہیں اور بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔صرف فکر ہے تو آپ لوگوں کو اپنی فکر ہونی چاہئے کہ آپ نے ثبات قدم دکھانا ہے اور اپنے علم کو جو بھی حاصل کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر وقت اپنے ہر قول و فعل میں جاری کرنا ہے۔

بلغارین طالبعلم نے کہا کہ مجھے جامعہ احمدیہ میں داخلہ ملا ہے میں اس پر شکرگزار ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا۔حقیقی شکرگزاری تو خداتعالیٰ کی ہوتی ہے اور وہ شکرگزاری اس وقت ہوگی جب اپنے آپ کو عملی میدان میں جاکے ایک حقیقی واقف زندگی کے طور پر پیش کرو گے۔اس وقت جب شادی ہوتی ہے بچے ہوتے ہیں خواہشات بڑھتی ہیں ضروریات بڑھتی ہیں اس وقت بعض دفعہ انسان ابتلاء اور امتحان میں چلا جاتا ہے اس وقت اپنے ایمان کو اور اپنے عہد کو مضبوطی سے قائم رکھنا اس پر طالبعلم نے جواب دیا۔

حضور انور نے بلغاریہ کے دونوں طالبعلموں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اپنی بلغارین زبان پر اتنا عبور ہونا چاہئے اور اردو زبان بھی اعلیٰ معیار کی سیکھیں تاکہ حضرت مسیح موعود کی جتنی کتب ہیں لٹریچر ہے اس کو آپ لوگ Translate بھی کرسکیں۔

بلغارین زبان میں اب تک تراجم ہونے والی کتب کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔

مربی سلسلہ طاہر احمد صاحب (جو بلغاریہ کے مربی رہ چکے ہیں) نے بتایا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، ہماری تعلیم (از کشتی نوح) اور Life of Muhammad کا ترجمہ ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ منتخبہ آیات کا بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

مربی سلسلہ نے بتایا کہ ایک ششماہی رسالہ بلغارین زبان میں شائع کررہے ہیں۔حضور انور نے فرمایا وہ تو ایک نارمل روٹین کا ہے۔اس میں چھوٹی چھوٹی چیزیں آرہی ہیں۔

مربی سلسلہ نے بتایا اب برکات الدعا کے بلغارین ترجمہ کا پروگرام ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ہاں جلدی کریں۔ایک ترتیب بنائیں ان کتب کی ترتیب بنی چاہئے جو وہاں کے مزاج کے مطابق ہوں۔ جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا سوال ہے گو اگر آدمی ویسے دیکھے خلاصۃً تو بظاہر یوں لگتا ہے بعض مضامین ایک ہی جگہ کئی کئی دفعہ بیان ہورہے ہیں۔لیکن ایک ہی طرح کے مختلف جگہوں پر بیان ہورہے ہیں۔لیکن ابھی ہمارے عربی ڈیسک نے حقیقۃ الوحی کا عربی ترجمہ کیا ہے۔ جب اس کا مسودہ عربوں کو پڑھنے کے لئے دیا تھا اور پھر بعد میں جب کتاب چھپ گئی تو جنہوں نے پڑھا وہ کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی عربی کتب جتنی تھیں پڑھ لی تھیں۔تو یہ بہت بڑا علم ہم نے حاصل کرلیا تھا۔لیکن حقیقۃ الوحی کو پڑھ کر ہمیں بالکل نئے راستے اور نئے مضامین نظر آئے ہیں تو ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی ایسا مضمون ہوتا ہے جو بیشک دوسری جگہ بھی بیان ہوا ہوتا ہے۔لیکن ایک نئی طرز پہ ہورہا ہوتا ہے۔ایک نئے حوالے سے ہورہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک علیحدہ اثر ہوتا ہے۔اس کی مثالیں مختلف ہوتی ہیں تو کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہم یہ تراجم جتنے زیادہ سے زیادہ ہوسکے جلدی کریں۔

زبانیں سیکھنے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ سکول میں Italian اور French سیکھی تھی۔حضور انور نے فرمایا اب بھول تو نہیں گئے۔ Italian میں چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں پڑھتے ہو۔کوئی اخبار، رسالہ پڑھتے رہیں تو آپ کی زبان پالش ہوتی رہے گی اور نہیں تو کچھ نہ کچھ یاد رہے گی۔بھولے گی نہیں۔

حضور انور نے فرمایا اٹالین میں ہمارے پاس تو بہت کم لوگ ہیں۔اٹالین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ایک زمانے میں ہوا تھا۔چھپ بھی گیا۔ بعد میں جن کو زبان کا پتہ تھا انہوں نے دیکھا تو بہت سارے الفاظ کا صحیح ترجمہ نہیں کیا گیا تھا۔اس لئے اٹالین زبان کا ترجمہ پھر ریوائز ہورہا ہے۔ امید ہے اب انشاءاللہ جلدی چھپ جائے گا۔تو اتنی زبان آنی چاہئے کہ لٹریچر کا ترجمہ بھی آپ کرسکیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ میں نے سکول میں چار سال فرنچ پڑھی تھی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا فرنچ میں تو پہلے بھی ہمارے پاس کافی ہوتے جارہے ہیں۔ ایسٹرن یورپین زبانوں میں ہمیں لوگ چاہئیں۔ ایک طالبعلم نے بتایا کہ رشین زبان سیکھی ہوئی ہے۔ اڑھائی سال رشیا میں رہا ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ Russian میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ایک تو خطبات کا ترجمہ بھی باقاعدہ ہورہا ہے۔لٹریچر بھی شائع ہورہا ہے اور رشین ڈیسک اچھا کام کررہا ہے۔لیکن بہرحال اس میں تو ابھی فی الحال ہمارے کچھ مربیان زبان سیکھ رہے ہیں۔آپ لوگ جب بھی نکلیں گے تو دیکھیں گے اس وقت ضرورت ہوئی تو کیا صورتحال بنتی ہے۔لیکن پھر بھی رشین سیکھی

ہوئی ہے تو کتابیں، کہانیاں یا اخبار جو ہیں وہ پڑھتے رہیں تاکہ آپ کی زبان جو ہے کچھ نہ کچھ تازہ ہوتی رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا یہاں آپ کی لائبریری میں کوئی رسالے وغیرہ آتے ہیں۔ Periodicals وغیرہ حضور انور نے فرمایا طلباء کو تو انٹرنیٹ یا ٹیلی فون وغیرہ کی اجازت نہیں دی ہوئی۔ ویب سائٹ پر اخبار وغیرہ آتے ہیں۔ آپ ہفتہ میں Italian اور رشین Russian زبان میں یا مختلف زبانوں میں تھوڑا تھوڑا پرنٹ آؤٹ نکال دیا کریں اور لائبریری میں رکھ دیا کریں جن کو دلچسپی ہو وہ پڑھ لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے اساتذہ کی تعداد، مستقل اور عارضی اساتذہ اور ان میں سے ہر ایک کو دیئے جانے والے پیریڈز کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں بعض انتظامی ہدایات عطا فرمائیں۔ انگریزی اور حدیث کے مزید اساتذہ کی ضرورت کا جائزہ لیا اور ہدایت عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگلش کے استاد سے طلباء کے انگریزی کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

استاد موصوف نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بعض طلباء دسویں کلاس اور بعض Abitur (ایف ایس سی) کرکے آتے ہیں۔ اس لئے طلباء کا معیار مختلف ہے۔ اسی طرح بعض انگلش میڈیم سکولوں سے آئے ہیں اور بعض بالکل ایسے ملکوں سے آئے ہیں جن میں صرف ایک دو سال انہوں نے انگلش پڑھی ہے۔ خاص طور پر جو فرنچ ممالک سے آئے ہیں ان کو دقت ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو فرانس اور بیلجیئم سے آتے ہیں ان کی انگلش کمزور ہی ہوتی ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی میں امسال کے داخلہ کے حوالہ سے نئے آنے طلباء کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ اس وقت تیس درخواستیں آچکی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یو۔کے میں اگر کم ہوئے تو یہاں سے بھی ٹرانسفر ہوسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ جرمنی کے ساتھ ساتھ جامعہ یو۔کے اور جامعہ کینیڈا کے اساتذہ کی تعداد کے حوالہ سے بھی جائزہ لیا اور مزید ضرورت کا بھی جائزہ لیا اور بعض انتظامی نوعیت کی ہدایات فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی سے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ اپنی پڑھائی سے وقت نکال کر مطالعہ کرنا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کی کتاب کا مطالعہ بھی ہونا چاہئے اور اخبارات وغیرہ کا بھی ہونا چاہئے۔ جنرل نالج وغیرہ کا آپ کو پتہ ہونا چاہئے دنیا کی موجودہ صورتحال آپ کے علم میں ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا آجکل دن لمبے ہیں ان کو کتنے گھنٹے رات کو سونے کا وقت ملتا ہے یا دن کو بھی دیتے ہیں۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ دن میں بھی سونے کا وقت نکال لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی نیند بیشک پانچ گھنٹے رکھیں۔ آپ اپنی نیند چھ گھنٹے بھی رکھ لیں لیکن اس طرح تقسیم کریں کہ آپ ہر وقت Fresh رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کی جلسہ سالانہ پر ڈیوٹیوں اور رخصتوں کے دوران ان کے وقف عارضی کے پروگراموں کے بارہ میں رپورٹ حاصل کی اور فرمایا جامعہ یو۔کے میں جو جرمنی کے طلباء ہیں وہ بھی یہاں آجاتے ہیں۔ وقف عارضی کرتے ہیں۔ ان کی رپورٹس تو مجھے ملتی ہیں۔

ہدایات برائے وقف عارضی

مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں وقف عارضی کرنے والوں کی تعداد اور اس میں اضافہ اور ان سے رپورٹس کے حصول کے طریق کار اور اس تعلق میں مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا اگر وقف عارضی کرنے والوں کی تعداد چھ سات ہزار ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی کہ وقف عارضی کرنے والوں میں زیادہ تر مستورات ہیں اور انصار کی تعداد خدام سے زیادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا خدام میں بھی پیدا کریں۔ اصل تو خدام ہیں مجھے یاد ہے جب یہ سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے شروع کی تھی تو خدام بہت جذبہ سے جایا کرتے تھے اور یہ بھی ہوتا تھا کہ جو پانچ سال لگاتار چلا جائے اس کو ایک سرٹیفکیٹ ایشو ہوتا تھا۔

حضور انور نے جماعت جرمنی میں بھی وقف عارضی کے پروگرام کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرمایا واقفین عارضی بھی کافی کام کرتے ہیں۔ یہاں کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن یو۔کے سے جو طلباء جرمنی آکر وقف عارضی کرتے ہیں تو یہاں کی جماعتوں اور لوگوں کی طرف سے جو رپورٹس آتی ہیں ان کو تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔ واقفین عارضی سے اچھا استفادہ کرتے ہیں۔ ایک وقت میں اس پر زور نہیں دیا جاتا تھا لیکن جب پھر میں نے کہا زور دوبارہ دینا شروع کریں کوئی فائدہ ہی ہوتا ہے۔ وہ بات ٹھیک ہے کہ دعوت الی اللہ کے داعیین کا پروگرام بھی ساتھ ساتھ چلتا ہے لیکن وہاں بھی صرف تعداد لکھی جاتی ہے اور اس میں بھی لوگ معین طور پر حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا وقف عارضی کے نظام کو اگر فعال کردیں تو کم ازکم ہر ایک کے لئے سال میں دو ہفتے تو معین آپ کے ہوجاتے ہیں۔

نو بجکر دس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء جامعہ احمدیہ اور اساتذہ کرام کو شرف مصافحہ بخشا بعد ازاں طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ کرام نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جولائی 2011ء بوقت 12:00 بجے دوپہر بمقام بیت الفضل لندن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب ابن مکرم شیخ غلام نبی صاحب ومبلڈن یو۔کے کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم مورخہ 4 جولائی 2011ء کو طویل علالت کے بعد 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم انتہائی نیک، غریب پرور، خلافت اور نظام جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ آپ کے دادا مکرم شیخ نور محمد صاحب، حضرت صوفی احمد جان صاحب آف لدھیانہ کے مریدوں میں سے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شکیل احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ومبلڈن میں ناظم مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب (دفتر PS۔لندن) کے تایا زاد بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب مرحوم آف گوٹریالہ ضلع گجرات حال دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ 30 جون 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت منشی سلطان عالم صاحب آف گوٹریالہ ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ یکم جولائی کو بعد نماز جمعہ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم محمد رشید صاحب ناروے، تین بیٹیاں مکرمہ امینہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ حال کینیڈا، مکرمہ قانتہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد مظفر صاحب جرمنی، اور خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

تفتیشی افسر کے خلاف محکمانہ کارروائی

معطل سپریم کورٹ نے این آئی سی ایل اراضی سکینڈل کیس کے تفتیشی افسر ظفر قریشی کے خلاف محکمانہ کارروائی کا فیصلہ معطل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک اس کیس کا فیصلہ نہیں آ جاتا ان کے خلاف کسی قسم کی محکمانہ کارروائی نہیں ہوسکتی، عدالت نے ایف آئی اے کے چار تفتیشی افسروں کا تبادلہ بھی فوری طور پر روکنے کا حکم دیا ہے۔

کراچی میں جلاؤ گھیراؤ، بسوں پر فائرنگ

42 افراد جاں بحق کراچی میں جلاؤ گھیراؤ، آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ کئی سالوں کے بعد بسوں پر فائرنگ کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا، جس سے 13 افراد جاں بحق اور 20 زخمی ہوگئے۔ جبکہ ٹارگٹ کلنگ، فائرنگ اور دستی بموں کے حملوں میں 29 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 80 کے قریب افراد زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو عباسی شہید اور دیگر ہسپتالوں میں منتقل کردیا گیا۔

جج کوٹہ، لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ کالعدم

سپریم کورٹ نے وفاقی وزارت مذہبی امور اور رجسٹرڈ ٹور آپریٹرز کی جانب سے دائر کی گئی اپیلوں کو منظور کرتے ہوئے جج کوٹہ سے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جبکہ حکومت کو آئندہ حج پالیسی میں حج کوٹے کا مکمل اور شفاف نظام واضح کرنے کا حکم دیا۔

پاکستان میں ڈرون حملوں سے متعلق کوئی

معاہدہ نہیں کیا گیا امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں ڈرون حملوں کے حوالے سے دونوں ملکوں کے درمیان کوئی رسمی یا غیر رسمی معاہدہ نہیں ہوا القاعدہ کے بارے میں اطلاع ملنے پر پاکستان کے انکار کی صورت میں ایک بار پھر یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔ پاکستان سے مل کر دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

شاہ محمود قریشی کی رکنیت ختم کرنے کی

سفارش پیپلز پارٹی پنجاب کی پارلیمانی پارٹی نے مرکزی رہنما اور سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کو ضیاء الحق کا سیاسی بیٹا قرار دے کر پارٹی کے سربراہ آصف زرداری سے ان کی بنیادی رکنیت ختم کرنے کی سفارش کر دی ہے۔ بنیادی رکنیت ختم کرنے کی سفارش ایک متفقہ قرارداد میں کی گئی ہے جو پارلیمانی لیڈر ذوالفقار گوندل کی صدارت میں ہنگامی اجلاس میں منظور کی گئی۔

درخواست دعا

❁ مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم گزشتہ ایک ماہ سے شدید علیل ہیں۔ ڈیڑھ دو ہفتے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہے ہیں۔ اب فیصل آباد میں علاج ہو رہا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے کھانا پینا بھی برائے نام ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق رحم فرماوے مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم خالد مجید ثاقب صاحب معلم سلسلہ پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ کافی عرصے سے شوگر، بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ شوگر زیادہ ہونے کے باعث صحت دن بدن کمزوری کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تمام قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم منور احمد شیخ صاحب سیکرٹری جنرل ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم رحمٰن بٹ صاحب کراچی کی بیٹی علالت کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد اور کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حماد الرحمٰن بٹ صاحب انگلینڈ اپنی تمام پریشانیاں اور مشکلات دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں کو دور فرماوے۔ آمین

❁ مکرم ناصر احمد مظفر صاحب اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بیٹی علیزے احمد عمر اڑھائی سال کی ٹانگ پر ٹی وی گرنے کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر ہوگیا ہے بچی کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

❁ کولگیٹ پام آلو پاکستان لمیٹڈ کو ٹائم کیپر الیکٹریشن، لیب کیمسٹ، پلانٹ انجینئرز، مینٹیننس مینیجر، شفٹ انچارج، مشین آپریٹر سٹور آفیسرز، ڈسپیچ آفیسرز، اکاؤنٹس اسسٹنٹس اور فٹر درکار ہیں۔ درخواستیں 12 جولائی 2011ء تک بنام ہیومن ریسورسز مینیجر کولگیٹ پامو آلو (پاکستان) لمیٹڈ، لکسن اسکوائر بلڈنگ نمبر 2 سرور شہید روڈ کراچی 74200 بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ دی پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کو پارٹ ٹائم سینئر لیگل ایڈوائزر اور لیگل ایڈوائزر درکار ہیں۔ راولپنڈی، اسلام آباد اور لاہور کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں 13 جولائی 2011ء تک Pessi ہیڈ آفس 3/A گلبرگ V لاہور بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ راولپنڈی کی ایک پرائیویٹ فرم کو کمپیوٹر آپریٹر، ڈرائیور، میس ویٹر، کک، سینٹری ورکر اور نائب قاصد درکار ہیں۔ درخواستیں 15 جولائی 2011ء تک پی سی او باکس 206 جی پی او راولپنڈی بھجوائی جاسکتی ہیں۔

تمام اعلانات کی تفصیل کیلئے مورخہ 3 جولائی 2011ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

❁ ہجویری یونیورسٹی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بیچلر پروگرام: بی ٹیک، بی بی اے، بی ایس سی (بزنس، مینجمنٹ) بی کام، بی اے/ بی ایس سی

بی ایس: ٹیلی کمیونیکیشن، الیکٹرونکس، کمپیوٹر سائنسز اینڈ آئی ٹی فلم ٹی وی ایڈورٹائزنگ اینڈ میڈیا

ایم ایس/ ایم فل: بزنس اینڈ کامرس، ایم بی اے، فارم ڈی، آئی ایم بی اے، آئی ٹی بی اے

ایم ایس سی: بینکنگ اینڈ فنانس، اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس، ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ، اکنامکس، ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم، الیکٹرونکس، کمپیوٹر سائنسز اینڈ آئی ٹی، فلم، ٹی وی، ایڈورٹائزنگ اینڈ میڈیا

ایم اے: انگلش، فیشن اینڈ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ

مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ www.hup.edu.pk کریں۔

فون: 042-111777007

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 9 جولائی	
طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج کا نام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
0334-6372030
047-6214226
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
یورپ کے کسی بھی ملک میں اپنے پیاروں کو 5Kg یا 10Kg آموں کا گفٹ پیک بھجوانے کیلئے رابطہ کریں۔
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ
چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی